وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

از قلم:

محمد چمن زمان نجم القادری

رئیس جامعۃ العین ۔ سکھر

وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام ابو الفرج ابن الجوزی اپنی سند سے جنابِ عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز میں نے اپنے والدِ گرامی جنابِ امام احمد بن حنبل سے سیدنا مولا علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں پوچھا تو امام احمد بن حنبل کچھ دیر سر جھکائے خاموش رہے، پھر فرمایا:

إيش أقول فيهما إن عليا عليه السلام كان كثير الأعداء ففتش أعداؤه له عيبا فلم يجدوا، فجاءوا إلى رجل قد حاربه وقاتله فأطروه كيادا منهم له.

میں ان دونوں شخصیات کے بارے میں کیا کہوں؟ حضرت علی علیہ السلام کے دشمن بڑی کثرت میں تھے۔ دشمنانِ مولا علی نے آپ کی ذاتِ والا میں عیب ڈھونڈنا چاہا جو انہیں مل نہ سکا۔ پس وہ ایک ایسے شخص کی جانب آ گئے جنہوں نے حضرت مولا علی سے جنگ و قتال کیا تھا پس انہوں نے حضرت مولا علی کے خلاف مکر کرتے ہوئے حضرت معاویہ کو حد سے بڑھا دیا۔

(الموضوعات 2/24)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ صحابیٔ رسول ہیں، لہذا ان کی شخصیت کے بارے میں کسی قسم کی بے ادبی روا نہیں۔ لیکن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی نے یہ بات بھی واضح کر دی کہ:

حضرت معاویہ کی شان میں مبالغہ دشمنانِ مولا علی کا طریقہ ہے۔

آج اتنا جملہ بلکہ اس کا چوتھائی بھی بولا جائے تو رافضیت کا فتوی گھر موصول ہو جاتا ہے۔

لیکن ساڑھے چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ:

اہلِ حق نے شرفِ صحبت کے باعث حضرت معاویہ کی بے ادبی کو تو روا نہ رکھا، لیکن آپ کی شان میں مبالغہ نہ کیا مگر مُبْغِضِینِ مولا علی نے۔ بلکہ آپ کو سیدنا مولا علی مشکل کشا شیر خدا اکرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کے مقابل نہ لائے گا مگر دشمنِ مولا علی۔۔۔!!!

اگر ایسے حضرات کو آپ نے سر کی آنکھوں سے دیکھنا ہو تو آپ وطنِ عزیز پاکسان میں "رضویت کے ٹھیکیداروں" کو دیکھ لیں۔ دورِ حاضر میں ان کی اکثریت بغضِ مولا علی میں لت پت ملے گی۔ حضرتِ مولا کا نام آتے ہیں ان کی طبیعت بگڑ جاتی ہے، شانِ مولا سنتے ہیں انہیں متلی آنے لگتی ہے ، ایسے موقع پر یہ حضرات شانِ حضرت معاویہ بیان کرنا فرائضِ عینیہ سے جانتے ہیں اور فقط شان نہیں بلکہ شانِ حضرت معاویہ میں مبالغہ کرنا۔۔۔ اور سطورِ بالا میں امامِ احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی نے ایسے لوگوں کی نشاندہی فرمادی کہ:

"دشمنانِ مولا علی کو سیدنا حیدرِ کرار کی ذات میں کوئی عیب نہ ملا تو انہوں نے ازراہِ مکر حضرت معاویہ کی شان میں مبالغہ شروع کر دیا۔"

رضویت کے ٹھیکیداروں سے میری مراد نہ تو اعلیحضرت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالی کی ذات ہے اور نہ ہی آپ کے حقیقی پیروکار۔۔۔ میری مراد وہ بہروپیے ہیں جو اعلیحضرت رحمہ اللہ تعالی کا نام محض مقاصد کی غرض سے استعمال کرتے ہیں۔

چند دن قبل اعلیحضرت رحمہ اللہ تعالی کے یومِ ولادت کے موقع پر ایک نام نہاد "رضوی" اور در حقیقت "مُبْغِضِ مولا علی" سیدنا مولا علی کے جشنِ ولادت پر سیخ پا ہو

کر کہہ رہے تھے:

دیکھتے دیکھتے ہمارے ہاں بھی "جشنِ مولود کعبہ" کے نام سے محافل کا آغاز ہوگیا، کھسرے نما نعت خوان ،جہلِ مرکب نما مقرر و واعظین اور شعبدہ باز پیڑ محافل کی زینت بنتے گئے، موضوع روایات پر مبنی لچھے دار تقریروں سے عقائد کو پراگندہ کیا جانے لگا۔ اھ

چند سطر بعد فرمایا:

رہی بات اہلسنت کے لبادے میں چھپی کالی بھیڑوں کی تو ان کا کیا کہنا، جن کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عرس سے تکلیف ہو اور وہ یہ کہے کہ چودہ سو سال سے سلف صالحین سے عرس امیر معاویہ منانا ثابت نہیں۔ اھ

محلِ گفتگو:

موصوف نے "کیا کہا" اس سے پہلے یہ دیکھا جائے کہ "کس موقع پر کہا"

موقع ہے 10 شوال المکرم "ذکرِ ولادتِ امام احمد رضا" کا اور غصہ نکالا جارہا ہے "ذکرِ ولادتِ مولا علی مشکل کشا" پر۔۔۔

جیسے محبِ صادق بات بات پہ اپنے محبوب کا ذکر چھیڑ کر اپنے قلب کی فرحت کا سامان کرتا ہے، یونہی مبغض بھی بہانے بہانے سے اپنے دشمن کی برائی کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ دل میں جلتی آگ پر کچھ راحت پاسکے۔ لیکن دشمنانِ مولا علی براہِ راست سیدنا مولا مرتضی پر اعتراض کریں تو حدیثِ صحیح کے مطابق "منافق" قرار پاتے ہیں، لہذا ان

کے اعتراضات کبھی محبینِ مولا علی پر ہوتے ہیں تو کبھی ذکرِ شیر خدا پر۔۔۔

اندازِ گفتگو:

پھر بغضِ باطنی کے اظہار کا انداز ملاحظہ کیجیے:

دیکھتے دیکھتے ہمارے ہاں بھی "جشنِ مولود کعبہ" کے نام سے محافل کا آغاز ہوگیا، کھسرے نما نعت خوان ،جہلِ مرکب نما مقرر و واعظین اور شعبدہ باز پیڑ محافل کی زینت بنتے گئے، موضوع روایات پر مبنی لچھے دار تقریروں سے عقائد کو پراگندہ کیا جانے لگا۔ اھ

یعنی نظم کی صورت میں مولا علی مشکل کشا کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کی منقبت بیان کرنے والوں کو "کھسرے نما نعت خوان" قرار دیا۔ نثر کی صورت ذکرِ مولا علی کرنے والے اربابِ علم خطباء کو "جہلِ مرکب نما مقرر و واعظین" اور مشائخِ عظام کو "شعبدہ باز پیڑ" جبکہ ذکرِ مولا علی کی روایات کو "موضوع روایات پر مبنی لچھے دار تقریر" اورحبِ مولا علی اجاگر کرنے کو "عقائد کی پراگندگی" سے تعبیر کیا گیا۔

میں نہ تو نااہل نعت خوانوں کا دفاع کرنا چاہوں گا اور نہ ہی جاہل خطباء کا، نہ نااہل پیروں کا اور نہ غیر شرعی خطابات کا۔۔۔ لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ:

کیا ذکرِ مولا علی مشکل کشا کرنے والے سبھی نعت خوان ، سبھی خطباء وواعظین ، سبھی مشائخ ، اور سارے کے سارے خطابات اور بیان کردہ روایات موضوع و من گھڑت ہوتی ہیں اور عقائد کی پراگندگی کا سبب بنتی ہیں ؟؟؟

ذکرِ مولا علی ہی پر نشانہ کیوں؟

اور اگر مان لیا جائے کہ ذکرِ ولادتِ مولا علی میں بعض حضرات صفاتِ مذکورہ کے حامل ہوتے ہیں تو میں پوچھنا چاہوں گا کہ:

میلاد کی محافل میں یہ حضرات پائے جاتے ہیں یا ناصبی اور مبغضینِ مولا علی میلادِ مصطفی ﷺ کی محافل کے دوران ایسے لوگوں پر پابندی لگا دیتے ہیں؟

اگر ایسے لوگ اور ایسے امور میلادِ مصطفی ﷺ کی محافل میں ہونے کے باوجود میلادِ مصطفی ﷺ منانا جائز رہتا ہے تو ذکرِ مولا علی عقائد کی پراگندگی کا سبب کیسے بن گیا؟

اگر آپ اصلاح کے خواہاں ہیں تو یہ بہت اچھی سوچ ہے اور دورِ حاضر کی اہم ترین ضرورتوں میں سے ہے لیکن صرف اور صرف محافلِ ذکرِ مولا علی کو نشانہ بنانا اور پھر اس کا نام "رضویت" رکھنا۔۔۔میں کہتا ہوں:

ہزار تُف ایسی رضویت پر۔۔۔اگر یہ دینِ حق اور حقیقی فکرِ اہلِسنت ہے تو پھر منافقت کیا ہے؟؟؟

اس فکر کو رضویت کا نام دیا جائے یا کسی اور نام سے موسوم کیا جائے، ایسی فکر کا حامل بلا شبہ مبغضِ مولا علی اور منافق ہے۔۔۔!!!

رضویت یا بغضِ مولا علی؟

میں چونکہ اس گفتگو میں "ذکرِ ولادتِ مولا علی" کی شرعی حیثیت پہ گفتگو نہیں کر رہا لہذا اس کی تفصیلات کسی اور موقع پر چھوڑتا ہوں۔ سرِ دست صرف اس چیز کا ذکر مقصود ہے

کہ:

ملکِ پاکستان میں بسنے والے رضویوں کی اکثریت بغضِ مولا علی کا شکار ہو چکی ہے۔ وہ بد بخت کھل کر ذکرِ مولا علی روکنے کی طاقت تو نہیں رکھتے لیکن حیلے بہانوں سے اپنے مذموم مقاصد کو حاصل کرنے کی سعیِ نامشکور میں مصروف رہتے ہیں۔

آپ سطورِ بالا میں نام نہاد رضوی کی گفتگو ایک بار پھر ملاحظہ کریں، فرماتے ہیں:

دیکھتے دیکھتے ہمارے ہاں بھی "جشنِ مولود کعبہ" کے نام سے محافل کا آغاز ہو گیا، کھسرے نما نعت خوان ،جہلِ مرکب نما مقرر و واعظین اور شعبدہ باز پیڑ محافل کی زینت بنتے گئے، موضوع روایات پر مبنی لچھے دار تقریروں سے عقائد کو پراگندہ کیا جانے لگا۔ اھ

اور چند سطر بعد فرمایا:

رہی بات اہلسنت کے لبادے میں چھپی کالی بھیڑوں کی تو ان کا کیا کہنا، جن کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عرس سے تکلیف ہو اور وہ یہ کہے کہ چودہ سو سال سے سلف صالحین سے عرس امیر معاویہ منانا ثابت نہیں۔ اھ

موصوف ایک جانب ذکرِ ولادتِ مولا علی کرنے والوں پر برس رہے ہیں اور دوسری جانب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے عرس پر اعتراض کرنے والوں کو "اہلسنت کے لبادے میں چھپی کالی بھیڑیں" گردان رہے ہیں۔

یعنی:

❖ سیدنا مولا علی مشکل کشا کے مقابل حضرت معاویہ۔۔۔

❖ ذکرِ ولادتِ مولا علی کے مقابل عرسِ حضرت معاویہ۔۔۔

❖ اور ذکرِ ولادتِ مولا علی "عقائد کی پراگندگی" جبکہ عرسِ حضرت معاویہ اصلی سنیت اور اس پر اعتراض کرنے والے "اہلسنت کے لبادے میں چھپی کالی بھیڑیں"

لا حول ولا قوۃ الا باللہ

گر ہمی مکتب و ہمی ملا   کار طفلاں تمام خواہد شد

پرانے اور نئے مبغِضینِ مولا علی:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی نے جن دشمنانِ مولا علی کا ذکر کیا وہ لوگ ذکرِ مولا علی کو ناجائز نہ کہا کرتے تھے، فقط حضرت معاویہ کو حد سے بڑھاتے تھے۔۔۔ لیکن آج کے دور کے "رضویوں" بلکہ "رضویت کے نام پہ بد نما داغوں" کی مولا علی مشکل کشا سے دشمنی کا عالم دیکھیے۔۔۔ ایک جانب حضرت معاویہ کی شان میں حد سے تجاوز اور دوسری جانب ذکرِ مولا علی کو "عقائد کی پراگندگی" قرار دے رہے ہیں۔۔۔

میں ایک بار پھر کہوں گا کہ یہ ناصبی اور مبغضینِ مولا علی رضویت کے نام کو استعمال کر رہے ہیں، افرادی قوت اور پروپیگنڈہ وچالبازی میں مہارت کی وجہ سے قریب ہے کہ بغضِ مولا علی کو ہی حقیقی رضویت قرار دے ڈالیں۔۔۔ ورنہ اعلیحضرت مولانا احمد رضا خان کی تعلیمات ایسی نہیں۔

امام احمد رضا اور ذکرِ مولا مشکل کشا:

اعلیحضرت تو حضرت معاویہ کو ہر گز ہر گز سیدنا مولا علی مشکل کشا کے مقابل نہ لاتے تھے ، نہ سمجھتے تھے۔ مشاجراتِ صحابہ کے ذکر میں جب حضرت مولا علی کے مقابل حضرت معاویہ کا ذکر کرنا ضروری تھا تو اعلیحضرت نے ان جملوں کا اضافہ فرمایا:

رہے امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ تو اُن کا درجہ ان سب کے بعد ہے۔ اور حضرت مولٰی علی کے مقام رفیع و شانِ منیع تک تو ان سے وہ دور دراز منزلیں ہیں جن ہزاروں ہزار رہوار برق کردار صبا رفتار تھک رہیں اور قطع نہ کر سکیں۔ مگر فضلِ صحبت و شرف سعادت خدائی دین ہے۔

(اعتقاد الاحباب40، 41)

مسلکِ رضا کے نام نہاد پاسبانوں کو ہر سنی کے عقائد و نظریات سے کیڑے نکالنا تو آتے ہیں لیکن اعلیحضرت رحمہ اللہ تعالی کی گفتگو سمجھنے سے وہ یکسر قاصر ہیں۔۔۔ وہ یہ سمجھنے سے عاری ہیں کہ مشاجراتِ صحابہ کی بابت کف لسان کا حکم ذکر کرنے کے ساتھ یہ کہنے کی کیا حاجت تھی کہ:

"حضرت معاویہ کا درجہ ان سب کے بعد ہے"

اور اس کے ساتھ اس تصریح کی کیا حاجت تھی کہ:

"حضرت مولی علی کے مقام رفیع و شانِ منیع تک تو ان سے وہ دور دراز منزلیں ہیں جن ہزاروں ہزار رہوار برق کردار صبار فتار تھک رہیں اور قطع نہ کر سکیں۔"

ان عقل کے کوروں کو کون سمجھائے کہ بابِ مشاجرات میں جب ہر دو جانب کو مجتہدین قرار دیا تو درجہ میں مساوات کا وہم ہو سکتا تھا۔ گو مساوات کی صراحت نہ تھی لیکن اس کا وہم بھی اہلِ ایمان کو گوارا نہیں، لہٰذا ابلا فصل اس وہم کا ازالہ ضروری سمجھا اور فرمایا:

رہے امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ تو اُن کا درجہ ان سب کے بعد ہے۔ اور حضرت مولی علی کے مقام رفیع و شانِ منیع تک تو ان سے وہ دور دراز منزلیں ہیں جن ہزاروں ہزار رہوار برق کردار صبار فتار تھک رہیں اور قطع نہ کر سکیں۔

امام احمد رضا کا اسلوبِ یکتا:

اور اعلیحضرت رحمہ اللہ تعالی کا الفاظ کا چناؤ دیکھیے۔۔۔ حضرت معاویہ کے لیے فقط لفظِ "درجہ" جبکہ سیدنا مولا علی مشکل کشا شیر خدا کے لیے "مقام رفیع و شانِ منیع"۔ پھر مولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ ذکرِ حضرت معاویہ کرنا پڑا تو حضرت معاویہ کے لیے فضائل و مناقب میں حد سے تجاوز کے بجائے فقط "فضلِ صحبت و شرف سعادت" کا ذکر کیا۔

بلکہ اگلا جملہ تو ناصبیت کی جڑ کاٹ دیتا ہے، فرمایا:

"ہم تو بحمد للہ سرکار اہلبیت کے غلامانِ خان زاد ہیں ہمیں معاویہ سے کیا رشتہ خدانخواستہ ان کی حمایت بے جا کریں"

میں نے فتاوی رضویہ کے ہزاروں صفحات کا مطالعہ کیا لیکن مجھے نہیں یاد پڑتا کہ فتاوی رضویہ میں اعلیحضرت رحمہ اللہ تعالی نے کسی بھی مقام پہ حضرت معاویہ کا ذکر اس

اسلوب میں کیا ہو۔ جہاں بھی ذکر ہوا کبھی "حضرت معاویہ" ، کبھی "امیر معاویہ" رضی اللہ تعالی عنہ کہہ کر یاد کیا لیکن جب اہلبیتِ کرام کے مقابل ذکر کرنا پڑا تو اب اسلوب بدل گیا۔۔۔

- اہلبیتِ کرام کے لیے "سرکار اہلبیت" جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے فقط "معاویہ"
- اہلبیتِ کرام سے تعلق کے بیان میں "غلامانِ خان زاد" جبکہ حضرت معاویہ کے لیے حمایتِ بے جا پہ ابھارنے والے رشتہ کی سرے سے نفی۔۔۔

رضوی حضرات اگر واقعی اعلیحضرت کی پیروی پر کاربند رہتے تو ان کے دن رات "علی علی" کرتے گزرتے لیکن اس وقت ان کے صبح وشام "معاویہ معاویہ" کہتے گزرتے ہیں اور اسی پہ بس نہیں، انہیں اب ذکرِ مولا علی سے چڑ ہو گئی ہے جس کا منہ بولتا ثبوت سطورِ بالا میں مذکور "رضوی" کے جملے ہیں۔

حضرت معاویہ کا ذکر منع نہیں، لیکن حضرت معاویہ کی شان میں تجاوز امام احمد بن حنبل کی تصریح کے مطابق دشمنانِ مولا علی کا طریقہ ہے۔

حضرت معاویہ کا ذکر کریں لیکن مولا علی مشکل کشا شیر خدا کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم کے مقابل نہ لائیں۔۔۔

اگر کسی موقع پر مقابل ذکر کرنے کے ضرورت پیش آجائے تو اعلیحضرت امام احمد رضا کے طرز پہ ذکر کریں۔۔۔

امام ابو حنیفہ اور ذکرِ مولا مشکل کشا:

اگر مولا علی اور حضرت معاویہ کے تقابل کی حاجت ہو تو امام ابو حنیفہ والے انداز میں تقابل کریں۔۔۔امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں:

أنا نعتقد بأنا لو كنا حضورا لكنا نعين عليا علي معاوية ونقاتل معاوية لأجل علي.

ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ اگر ہم مولا علی مشکل کشا کے دور میں حاضر ہوتے تو حضرت معاویہ کے مقابل حضرت مولا علی کی مدد و نصرت کرتے اور حضرت مولا علی کے لیے ہم حضرت معاویہ سے جنگ کرتے۔

(تمهيد أبي الشكور السالمي 183)

اور آج حالت یہ ہو چکی ہے کہ اگر سطورِ بالا میں مذکور اسلوبِ امام احمد رضا اور اسلوبِ امام ابو حنیفہ کو ان دونوں ائمہ کے حوالے کے بغیر ذکر کیا جائے تو نام نہاد رضوی آپ کو رافضیت سے پرے نکال کر چھوڑیں گے۔۔۔بلکہ میرے ساتھ ایسا ہو چکا۔ میں نے اپنے رسالہ "موقف اہل السنۃ" میں اعلیحضرت رحمہ اللہ تعالی کا سطورِ بالا میں مذکور جملہ:

"ہمیں معاویہ سے کیا رشتہ"

کو اس انداز میں ذکر کیا:

"ہمیں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا رشتہ"

بس پھر کیا تھا، میرا رسالہ منظرِ عام پہ آنے کی دیر تھی کہ نام نہاد رضویوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ، فتووں کی بوچھاڑ کر دی اور ان الفاظ کی وجہ سے مجھے حضرت معاویہ کا بے ادب قرار دے دیا۔۔۔ لیکن ان دیدہ کوروں کو اتنی بھی خبر نہیں کہ یہ جملے خود اعلیحضرت کے ہیں، بلکہ میں نے تو "حضرت" اور "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کا اضافہ کر دیا، اعلیحضرت رحمہ اللہ تعالیٰ نے اہلبیتِ کرام کے مقابل ذکر کے وقت نہ "حضرت" کہا اور نہ ہی "رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

یوں ہی ایک بار میں نے حضرت امام ابو حنیفہ کا فرمان ذکر کیا تو ایک مبغض نے مجھ سے طویل بحث کی۔۔۔ حاصلِ گفتگو یہ تھا کہ "ایسی باتیں بیان نہیں کرنی چاہییں"

رضویت اور حنفیت کے حقیقی پیروکار سکڑتے جا رہے ہیں اور مبغِضینِ مولا علی حنفیت و رضویت کا چہرہ مسخ کرنے کے لیے ہر محاذ پہ مصروفِ عمل ہیں۔۔۔ عام آدمی کے لیے ایمان بچانا مشکل ہو چکا ہے کیونکہ رہبر کے نام پہ رہزن بیٹھے ہیں۔

ایمان کی حفاظت کا نسخہ:

جسے ایمان بچانا ہے اسے رسول اللہ ﷺ کا فرمان پیشِ نظر رکھنا چاہیے، فرمایا:

الحق مع علی حیث کان

حق حضرت علی کے ساتھ ہے، حضرت علی جہاں بھی ہوں۔

(مجمع الزوائد 7/236)

مالک کریم جل وعلا امتِ مسلمہ کے حال پہ کرم فرمائے۔ ناصبیت ورافضیت اور ہر گمراہی سے اہلِسنت کے گلشن کو محفوظ رکھے۔ناصبیوں اور رافضیوں ہر دو کی سازشوں کو ناکام بنائے۔

آمین

بحرمة النبی الامین

صلی اللہ تعالی علیه وعلی آله وسلم

سگِ کوچۂ حیدرِ کرار:

چمن زمان

رئیس جامعة العین ۔ سکھر

17 شوال المکرم 1442ھ / 29 مئی 2021ء